یعنی حضرت شاہ محمد یعقوب صاحبؒ مجددی بھوپالی کے وہ
مجلسی ارشادات و ملفوظات جن میں عصر حاضر کے ذوق اور مزاج
کے مطابق زندگیوں کی اصلاح کا پیغام، ایمان و یقین و کیفیات
احسانی پیدا کرنے کا وافر سامان، اور حکایات و تمثیلات کے
پیرائے میں تصوف اسلامی کا عطر اور سلوک و معرفت کا
لب لباب آگیا ہے

مُرتّبہ

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

شائع کردہ: کتب خانہ الفرقان لکھنؤ

١

نظر ثانی، ترمیم اور دو (۲) مجلسوں کے اضافہ کے ساتھ

۷ واں ایڈیشن .. .. سنہ ۲۰۰۴

کتابت .. .. ظہور احمد لکھنوی

طباعت .. .. کاکوری آفسیٹ پریس لکھنؤ

ناشر .. .. محمد حسان نعمانی

قیمت ۵۷/- روپئے

ملنے کا پتہ:

کتب خانہ الفرقان ۳۱ نیا گاؤں مغربی (نظیر آباد) لکھنؤ

میں نے کہا کہ یہ مضمون میرا نہیں ہے، یہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے۔

مرزا مظہر جان جاناں کا واقعہ

فرمایا ـــــ کیا واقعہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک برہمن حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا، وہ بڑی ریاضتیں اور نفس کشی کر چکا تھا اور اس میں کشفی قوت پیدا ہو گئی تھی۔ ایک دن اس نے حضرت کو تنہا پاکر عرض کیا کہ ایک بات کہنا چاہتا ہوں، مگر کہنے کی ہمت نہیں ہوتی، حضرت نے کہا، بے تکلف کہو، اس نے کہا کہ آپ کا جسم تو نورانی نظر آتا ہے، لیکن قلب بالکل سیاہ ہے، حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم کو یہ مراتب کیسے حاصل ہوئے؟ اس نے کہا ہمیشہ نفس کے خلاف کرنے سے، نفس نے جس چیز کا تقاضا کیا، میں نے اس کے خلاف ہی کیا، فرمایا مسلمان ہونے کو طبیعت چاہتی ہے؟ کہا نہیں، فرمایا، پھر تو یہ طبیعت کے لیے بہت ہی ناگوار چیز ہے اور اپنے قاعدہ کے موافق نفس کی مخالفت کرو اور اسلام لے آؤ، اس نے کہا کہ جب میں اپنے گرو کی خدمت میں تھا تو وہ کبھی کبھی کہتا تھا کہ مجھے تیرے جسم سے اسلام کی بو آتی ہے، اس نے کلمہ پڑھا، حضرت نے فرمایا، اب تو ذرا دیکھو، اس نے کہا حضور اب تو آپ سراپا نورانی نظر آتے ہیں، فرمایا یہ تم اپنے کو دیکھتے تھے، اصل میں شیخ کامل آئینہ ہے اور ہر شخص اس میں اپنی صورت دیکھتا ہے، آئینہ جتنا صاف ہوگا، عکس اس میں صاف آئے گا، اور میں نے جو یہ عرض کیا ہے کہ حضرت مجھ سے خفا ہو جائیں تو مجھے پرواہ نہیں، میں حضرت سے خفا نہ ہوں یہ بھی شیخ سعدیؒ کے کلام سے ماخوذ ہے۔

بندہ کا کام غلامی و تابعداری ہے خواہ کچھ ملے یا نہ ملے

شیخ سعدیؒ نے ایک بزرگ کی حکایت لکھی ہے کہ